مقتدی کے لیے امام کی قرأت!

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

روایت: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَ ةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَ ةٌ. (جو امام کی اقتدا میں ہو، تو امام کی قرأت مقتدی کو کافی ہے۔) کی بہت ساری سندیں ہیں، سب ضعیف ہیں۔

① امام بخاری رحمہ اللہ (۲۵۶ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا خَبَرٌ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ وَغَيْرِهِمْ لِإِرْسَالِهِ وَانْقِطَاعِهِ .

''یہ حدیث حجاز اور عراق وغیرہ کے اہل علم کے ہاں ثابت نہیں، کیونکہ یہ مرسل اور منقطع روایت ہے۔''

(جزء القراءة، ص 8)

② علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۳ھ) نے اس روایت کو ''ساقط'' قرار دیا ہے۔

(المحلّٰی بالآثار: 273/2)

③ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ ...... وَلِهٰذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ ...... لَيْسَ فِيهَا مَا يَثْبُتُ .

''یہ حدیث ثابت نہیں۔ ...... اس کی کئی سندیں ہیں۔ ...... ان میں کوئی بھی

ثابت نہیں۔''

(العِلَل المُتناهية :431/1)

④ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(خلاصة الأحكام :377/1)

⑤ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (٨٥٢ھ) فرماتے ہیں:

حَدِيثٌ ضَعِيفٌ عِنْدَ الْحُفَّاظِ .

''یہ حدیث محدثین کے ہاں ضعیف ہے۔''

(فتح الباري : 242/2)

نیز فرماتے ہیں:

لَهٗ طُرُقٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَكُلُّهَا مَعْلُولَةٌ .

''اس حدیث کی کئی سندیں صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے، ساری کی ساری معلول (ضعیف) ہیں۔''

(التلخيص الحَبير :569/1)

⑥ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (٧٩٢ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ طُرُقٍ، كُلُّهَا ضِعَافٌ .

''اس حدیث کی کئی سندیں ہیں، سب ضعیف ہیں۔''

(التّنبيه على مشكلات الهداية : 592/2)

⑦ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (٧٤٨ھ) لکھتے ہیں:

اَلْجَمِيعُ مِنَ الدَّارَقُطْنِيِّ وَاهِيَةٌ .

''امام دارقطنی رحمہ اللہ کی ذکر کردہ اس حدیث کی تمام سندیں ضعیف ہیں۔''

(تنقیح التحقیق :155/1)

⑧ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) نے اس حدیث کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(إعلام المؤقعين : 235/2)

⑨ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ طُرُقٍ، وَلَا يَصِحُّ شَيْءٌ مِّنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی ثابت نہیں۔''

(تفسير ابن كثير :109/1، ت سلامة)

⑩ علامہ مناوی رحمہ اللہ (۱۰۳۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ مِنْ سَائِرِ طُرُقِهٖ .

''یہ حدیث تمام سندوں سے ضعیف ہے۔''

(فيض القدير : 208/6)

⑪ علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ (۱۱۳۸ھ) نے اس حدیث کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(حاشية السندهي على سنن ابن ماجه :278/1)

⑫ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) نے اس روایت کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(التنوير شرح الجامع الصّغير : 370/10)

اب اس روایت کا مختصر تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے:

① (ا) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما:

(سنن ابن ماجه : 850، حلية الأولياء لأبي نعيم الأصبهاني : 334/7)

اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

① جابر جعفی ''متروک وکذاب'' ہے۔

② ابوالزبیر محمد بن مسلم بن تدرس مکی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ظہر وعصر میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ کے ساتھ ساتھ کوئی سورت بھی پڑھتے تھے۔

(سنن ابن ماجه : 843، وسندهٗ صحيحٌ)

④ یہ روایت فاتحہ کے علاوہ قرأت پر محمول ہے، جیسا کہ صحیح احادیث اس موقف کی تائید کرتی ہیں۔

تنبیہ:

مسند الامام احمد (۱۴۶۴۳) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۳۸۰۲) میں جابر جعفی کا واسطہ گر گیا ہے، یہ المزید فی متصل الاسانید کی قبیل سے ہے۔ الحسن بن صالح بن صالح بن حی نے ابوزبیر سے سماع کی تصریح نہیں کی، لہٰذا اس طریق کو بھی جابر جعفی پر محمول کیا جائے گا۔

سنن دارقطنی (۱۲۵۳) میں جابر جعفی کی متابعت لیث بن ابی سلیم نے کی ہے۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف، مختلط اور مدلس راوی ہے، نیز اس میں ابوالزبیر کی تدلیس بھی ہے۔

علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (۶۸۲ھ) کا یہ کہنا کہ ''اس حدیث کی سند صحیح متصل اور راوی ثقہ ہیں۔'' (الشرح الکبیر: ۲/۱۱) خطا ہے۔

(ب) عن جابر

(سنن الدارقطني : 1233)

یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ غَيْرُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُمَا ضَعِيفَانِ.

''موسیٰ بن ابی عائشہ سے اس حدیث کو متصل بیان کرنے والے صرف ابو حنیفہ اور حسن بن عمارہ ہیں، یہ دونوں ضعیف ہیں۔''

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ هُوَ بِشَيْءٍ.

''یہ حدیث کچھ نہیں ہے۔''

(من كلام أبي زكريا يحيى بن معين : 397)

مسند احمد بن منیع (اتحاف الخیرۃ المھرۃ للبوصیری: ۱۰۷۵) میں ابو حنیفہ اور حسن بن عمارہ کی متابعت امام سفیان ثوری اور شریک بن عبد اللہ قاضی نے کی ہے۔ یہ دونوں مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، نیز اس سند میں المزید فی متصل الاسانید کا مسئلہ ہے۔

تنبیہ:

عبد اللہ بن شداد بن ہاد نے ابو الولید جو کہ مجہول ہے (سنن دارقطنی: ۱۲۳۶)، کا واسطہ ذکر کیا ہے۔ یہ بھی المزید فی متصل الاسانید کی قبیل سے ہے۔ عبد اللہ بن شداد نے جابر بن عبد اللہ سے سماع کی تصریح نہیں کی، لہٰذا یہ سند ابو الولید کے واسطہ پر محمول ہے۔

یہ روایت عبد اللہ بن شداد سے مرسل بھی آئی ہے۔

(الخلافيات للبيهقي : 1862، القراءة خلف الإمام، ص 440)

(ج) عن جابر

(سنن الدارقطني :1501)

سند سخت ضعیف ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، وَسَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ مَتْرُوكٌ .

''یہ حدیث منکر (سخت ضعیف) ہے،سہل بن عباس متروک راوی ہے۔''

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْخَبَرُ بَاطِلٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ .

''یہ حدیث اس سند سے باطل ہے۔''

(الخلافيات للبيهقي : 1855)

(د) عن جابر

(الخلافيات للبيهقي : 1857)

سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے۔

① ابواسحاق محمد بن احمد بن اسحاق مالینی کی توثیق ثابت نہیں۔

② محمد بن اشرس متروک الحدیث راوی ہے۔

③ عبداللہ بن لہیعہ ضعیف، مختلط اور مدلس ہے۔

④ ابوالزبیر مکی کی تدلیس ہے۔

(ه) عن جابر

(لسان الميزان لابن حجر : 220/3)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا بَاطِلٌ عَنْ مَالِكٍ، لَا يَصِحُّ عَنْهُ، وَلَا عَنْ وَهْبٍ، وَفِيهِ عَاصِمُ بْنُ عِصَامٍ لَا يُعْرَفُ .

''یہ امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب باطل روایت ہے، امام مالک رحمہ اللہ اور امام وہب بن کیسان رحمہ اللہ سے ثابت نہیں۔ عاصم بن عصام غیر معروف ہے۔''

(التعليق المُمَجَّد لعبد الحيّ :419/1)

فائدہ:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ .

(سنن الدارقطني :1241، الخلافيات للبيهقي : 1834)

سند ضعیف ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَحيَى بْنُ سَلَّامٍ ضَعِيفٌ .

''یحییٰ بن سلام ضعیف ہے۔''

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَثِيرُ الْوَهْمِ .

'' بکثرت وہم کا شکار ہو جانے والا۔''

(القراء ة خلفَ الإمام، تحت الحديث : 349)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ .

''جس نے ایک رکعت بھی بغیر فاتحہ کے پڑھی، اس نے نماز نہیں پڑھی، الا کہ امام کی اقتدا میں ہو۔''

(مؤطأ الإمام مالك :84/1، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا اجتہاد ہے۔ مرفوع احادیث اور آثار صحابہ میں اس کی تائید نہیں ہوتی۔ صحابی کا قول و فعل جب صحیح حدیث کے موافق نہ ہو اور جمع و تطبیق کی بھی کوئی صورت نہ ہو، تو وہ حجت نہیں ہوتا۔

یہ روایت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوع بھی مروی ہے۔

(القراءة خلفَ الإمام للبيهقي : 350، الخَلافيات للبيهقي : 1837)

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهِمَ الرَّاوِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ السُّدِّيِّ فِي رَفْعِهٖ بِلَا شَكٍّ فِيهِ .

''بے شک اس روایت کو مرفوع بیان کرنے میں اسماعیل سدی کے شاگرد کو وہم ہوا ہے۔''

(القِراءة خلفَ الإمام للبيهقي : 350، الخلافيات للبيهقي : 1837)

اسی طرح ایک دوسری سند سے بھی مرفوع آئی ہے۔

(القراءة خلفَ الإمام : 353)

یہ جھوٹی سند ہے، محمد بن اشرس ''متروک وکذاب'' ہے۔

لہٰذا یہ روایت موقوف ہی درست ہے۔

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

(سنن الدارقطني : 1264، 1504)

سند ضعیف ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ضَعِيفَانِ .

''ابو یحییٰ (اسماعیل بن ابراہیم) تیمی اور محمد بن عباد دونوں ضعیف ہیں۔''

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ، فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ : إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ؟ فَقَالَ : اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ .

''جس نے سورت فاتحہ کے بغیر نماز پڑھی، وہ نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے، مکمل نہیں ہے۔تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں؟ فرمایا: سورت فاتحہ آہستہ سے پڑھیں۔''

(مؤطأ الإمام مالك :84/1، صحيح مسلم : 395)

نیز سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ بِهَا وَاسْبُقْهُ .

''جب امام سورت فاتحہ پڑھے تو آپ بھی پڑھیے اور امام سے سبقت لے جائیے۔''

(جزء القراء ة للبخاري : 146، وسندهٗ حسنٌ)

علامہ نیموی حنفی نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(آثار السنن : 358)

فائدہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ إِلَا صَلَاةً خَلْفَ إِمَامٍ .

''جس نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے، وہ ناقص و نا تمام ہے، سوائے اس کے کہ امام کی اقتدا میں ہو۔''

(القراء ة خلف الإمام للبيهقي، ص 194)

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا خَبَرٌ فِيهِ نَظَرٌ لَا يُثْبِتُهُ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيثِ .

''یہ حدیث محل نظر ہے، اسے محدثین ثابت نہیں سمجھتے۔''

عبدالرحمٰن بن اسحاق کوفی راوی ''ضعیف و منکر الحدیث'' ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا .

''جب امام قرأت کرے، تو آپ خاموش رہیں۔''

(صحيح مسلم، تحت الحديث : 404)

یہ الفاظ غیر محفوظ ہیں۔ راوی کا وہم و تخلیط ہیں۔ علل حدیث کے کبار ائمہ ان الفاظ کو خطا قرار دیتے ہیں۔ بشرطِ صحت ان الفاظ کو فاتحہ کے بعد والی قرأت پر محمول کیا جائے گا۔

③ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

(سنن الدارقطني : 1266)

سند ضعیف ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اسے ''منکر'' کہا ہے۔

(سنن الدارقطني، تحت الحديث : 1266، وسندهٗ صحيحٌ)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَاصِمٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَرَفْعُهٗ وَهْمٌ.

''عاصم (بن عبدالعزیز) غیر قوی ہے، اس کا اس حدیث کو مرفوع بیان کرنا وہم ہے۔''

(سنن الدارقطني : 1252)

تنبیہ:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ.

''جس نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے، وہ نماز نہیں، الا کہ امام کی اقتدا میں ہو۔''

(القراء ة خلفَ الإمام للبيهقي : 434)

سند ضعیف ہے، علی بن کیسان مجہول راوی ہے۔

(الخلافيات للبيهقي : 1972)

فائدہ:

ابو جمرہ بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : أَقْرَأُ وَالْإِمَامُ بَيْنَ يَدَيَّ، فَقَالَ : لَا .

''میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ امام میرے آگے ہو، تو کیا میں قراءت کروں، فرمایا: نہیں۔''

(شرح معاني الآثار للطحاوي :220/1، وسندهٗ حسنٌ)

① یہ قول فاتحہ کے بعد والی قراءت پر محمول ہے۔

② سوال جہری قراءت کرنے کا ہے، نہ کہ سری۔ ممانعت بھی جہری قراءت کی ہے، نہ کہ سری۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ہے:

اِقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

''آپ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھیے۔''

(القراءة للبيهقي : 436، الأوسط لابن المُنذر : 1324، وسندهٗ صحيحٌ)

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ .

''یہ سند صحیح ہے، اس میں کوئی علت نہیں۔''

④ (ا) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

(سنن الدارقطني : 1238)

سند سخت ضعیف ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ مَتْرُوكٌ .

’’محمد بن فضل (بن عطیہ) متروک ہے۔‘‘

(ب) عن ابن عمر

(سنن الدارقطني : 1502)

سند سخت ضعیف ہے۔ خارجہ بن مصعب ’’متروک، کذاب‘‘ اور ’’مدلس‘‘ ہے۔

(ج) عن ابن عمر

(الخلافيات للبيهقي :1871)

سند جھوٹی ہے۔ عثمان بن عبداللہ قرشی ’’کذاب‘‘ ہے۔

(د) عن ابن عمر

(الخلافيات للبيهقي : 1878)

سند ضعیف ہے۔ سوید بن سعید ابو محمد حافظہ کی خرابی کی وجہ سے تلقین قبول کرتا تھا۔ نیز یہ کثیر الخطا ہے۔ یہ حدیث بھی حافظہ کی خرابی کے بعد بیان کی ہے۔

(ھ) عن ابن عمر

(الخلافيات للبيهقي : 1886)

سند ضعیف ہے،

① ابو جعفر محمد بن عبداللہ ماستینی کی توثیق نہیں مل سکی۔

② سفیان ثوری مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا بَاطِلٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَالْحَمْلُ فِيهِ عَلٰى هٰذَا الْمَاسْتِينِيِّ،

مَعَ هٰذَا لَا حُجَّةَ فِيهِ، لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ : وَالْمَأْمُومُ لَا يَقْرَأُ .

''یہ حدیث اس سند سے باطل ہے۔ یہ ماسِتینی کی کاروائی ہے۔اس پرسہا گہ یہ کہ اس سے دلیل نہیں بنتی، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مقتدی قرأت (فاتحہ) نہ کرے۔''

فائدہ:

سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا زید بن ثابت اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

لَا تَقْرَؤُوا خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ .

''کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کریں۔''

(شرح معاني الآثار للطحاوي :219/1، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَ ةُ الْإِمَامِ، وَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ .

''جب کوئی امام کی اقتدا میں نماز ادا کرے، تو اسے امام کی قرأت کافی ہے اور جب اکیلے نماز پڑھے، تو قرأت کرے۔''

(مؤطأ الإمام مالك :86/1، وسندهٗ صحيحٌ)

ان دونوں آثار کا مطلب ہے کہ جہری نمازوں میں فاتحہ کے بعد مقتدی قرأت نہیں کرے گا، بلکہ اسے امام کی قرأت کفایت کرے گی۔ اس طرح تمام احادیث اور آثار پر عمل ہوجائے گا۔ کسی صحابی سے باسند صحیح مقتدی کو سورت فاتحہ سے منع کرنا ثابت نہیں۔

⑤ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ:

(الكامل في الضعفاء لابن عدي :524/1، المعجم الأوسط للطبراني : 7579)

سند سخت ضعیف ہے۔

حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(الخلافيات : 462/2)

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا خَبَرٌ، فِي إِسْنَادِهٖ وَمَتْنِهٖ نَظَرٌ .

''اس روایت کی سند اور متن محل نظر ہے۔''

(الخلافيات للبيهقي : 462/2)

① عمارہ بن جوین ابو ہارون العبدی ''متروک وکذاب'' ہے۔

② امام ابونضرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ، عَنِ الْقِرَاءَ ةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ : فَاتِحَةَ الْكِتَابِ .

''میں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا مقتدی امام کے پیچھے قرأت کرے گا؟ فرمایا: سورت فاتحہ پڑھے گا۔''

(القراءة خَلفَ الإمام للبخاري : 27، القراءة للبيهقي : 224، وسندهٗ حسنٌ)

⑥ (ا) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

(كتاب المجروحين لابن حبان : 858)

سند سخت ضعیف ہے۔ غنیم بن سالم شدید ضعیف راوی ہے۔

(ب) عن انس

(القراءة خلفَ الإمام للبيهقي، ص 176)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''مظلم'' قرار دیا ہے۔

(ج) عن انس

(الخلافيات للبيهقي : 1964)

سند جھوٹی ہے۔

① عبداللہ بن محمد بن یعقوب ''کذاب'' ہے۔

② قطن بن صالح نے امام شعبہ رحمہ اللہ سے ''منکر'' روایات بیان کی ہیں، یہ روایت بھی امام شعبہ رحمہ اللہ سے ہے۔

⑦ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ:

(الخلافيات للبيهقي : 1980)

جھوٹی روایت ہے، محمد بن اسحاق عکاشی ''کذاب ووضاع'' ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُلُّ مَنْ رُزِقَ الْفَهْمَ وَيَرْجِعُ إِلٰى أَدْنٰى مَعْرِفَةٍ وَنَظَرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَلِمَ أَنَّهٗ مَوْضُوعٌ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ .

''جسے فہم ثاقب کی دولت سے نوازا گیا ہو، وہ اس حدیث میں معمولی سی توجہ کرے، تو جان جائے گا کہ یہ امام مالک رحمہ اللہ پر گھڑی گئی ہے۔''

امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ أَهْلَ الصَّلَاةِ لَمْ يَخْتَلِفُوا مِنْ لَدُنِ الصَّحَابَةِ إِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا مِمَّنْ يُنْسَبُ إِلَى الْعِلْمِ مِنْهُمْ أَنَّ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ تُجْزِيهِ صَلَاتُهٗ.

''عہد صحابہ سے آج تک کے تمام اہل علم نمازی میں کوئی اختلاف نہیں کہ جو امام کے پیچھے (سورت فاتحہ کی) قرأت کرے، اس کی نماز درست ہے۔''

(کتاب المَجروحین : 5/2)